



سوال

سورۃ یس کی متعدد بار اجتماعی قرأت اور دعا کرنا

جواب

الحمد للہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو جمع کر کے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں تعلیم دیتے اور خیر و بھلائی کی جانب ان کی راہنمائی فرمایا کرتے تھے، اور بعض اوقات جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کی آیات پڑھتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے

اور بسا اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو قرآن مجید کی تلاوت کاکتے اور خود اس کی تلاوت سماعت کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دن فرمایا :

"اے عبداللہ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ"

انہوں نے عرض کیا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کیسے پڑھوں حالانکہ آپ پر تو قرآن مجید نازل کیا گیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں"

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں :

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی اور جب اس آیت :

(فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) النساء (41) پہنچا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر دوڑائی تو آپ کی آنکھوں نے آنسو بہ رہے تھے

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے اس ہولناک منظر اور موقف کی بنا پر رونے لگے

چنانچہ جب کچھ بھائی کسی مجلس یا جگہ جمع ہوں اور وہ قرآن مجید میں سے کچھ تلاوت کریں اور اس پر غور و فکر اور تدبر کریں اور ایک دوسرے کو سمجھائیں اور یاد دہانی کرائیں تو یہ خیر عظیم ہے اور اس میں بہت بڑی فضیلت پائی جاتی ہے



اور قرآن مجید سننے والے کے لیے خاموشی اختیار کرنا مستحب ہے تاکہ وہ مستفید ہو اور غور و فکر اور تدبر کر سکے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کے بعد اگر چاہیں تو دعا بھی کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں

لیکن ان کا تکرار کے ساتھ بار بار پس یا کوئی اور سورہ تلاوت کرنا اس کے متعلق تو ہمارے علم میں کوئی دلیل نہیں، لیکن ان کے لیے جو آسانی سے قرآن کی تلاوت کرنا میسر ہو وہ تلاوت کریں چاہے بقرة سے یا کسی اور سورہ سے، یا پھر آپس میں ابتدا سے لیکر آخر تک سارا قرآن مجید ایک دوسرے کو سنائیں یعنی ایک شخص پڑھے اور دوسرے سننے اور پھر دوسرے سننے اور باقی سنیں یا پھر ایک شخص پڑھے اور پھر وہی سورہ دوسرا شخص اسے پڑھ کر سنائے تاکہ وہ سب مستفید ہوں اور غور و فکر اور تدبر کر سکیں

لیکن کسی ایک سورہ کو کسی مخصوص کر کے متعین تعداد میں پڑھنے کے متعلق میرے علم میں کوئی دلیل نہیں، اور اسی طرح میرے علم میں تو نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اجتماع میں ہاتھ اٹھاتے اور صحابہ کرام آپ کی دعا پر آمین کہتے ہوں، بہتر یہی ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھانے جو آسانی کے ساتھ کی جاسکتی ہے وہ کی جائے، اور یہ اجتماعی نہ ہو

بلکہ ہر شخص خود دعا کرے، ہمارے علم کے مطابق سنت یہی ہے، لیکن مجلس میں بیٹھے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ تدبر کرے اور سمجھے، اور تلاوت سمجھ کر کرنا مقصود ہونا کہ صرف پڑھنا

لیکن مومن اس کا خیال کرے کہ جو پڑھ رہا ہے یا سن رہا ہے اس پر غور و فکر اور تدبر کرے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اس کتاب کو ہم نے آپ کی طرف بابرکت بنا کر نازل کیا ہے تاکہ اس کی آیات پر تدبر کریں اور عقلمندوں کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ص (29).

چنانچہ قرآت کا مقصد یہ ہے کہ جو پڑھا جا رہا ہے اسے سنا جائے اور اس پر غور و فکر اور تدبر کیا جائے، اور اس پر عمل کیا جائے اور اس سے فائدہ حاصل کیا جائے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ توفیق و ہدایت سے نوازے "انتہی

فضیلیۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ باز رحمہ اللہ.